حجاب: اسلام اور دیگر ادیان و مذاہب کی تعلیمات میں

The Veil: in the Teachings of Islam and other Religions

Open Access Journal

Qtly. Noor-e-Marfat

eISSN: 2710-3463

pISSN: 2221-1659

www.nooremarfat.com

Note: All Copy Rights are Preserved.

Sayeda Shamila Rabab Rizvi

Research Scholar, Shah Abdul Latif University Khairpur.

E-mail: shim.haider110@gmail.com

Abstract:

The Veil *(Hijab)* refers to a barrier which lingers in between two aspects “chastity” and “immodesty”. The Veil is not only considered as a piece draping which helps men and women to cover their intimate parts from na-mahram. But it is the actuality of life in the shape of rules and regulations. Which will assist us to rescue humankind from sexual immorality, desecration of honor, exploitation of women in the name of so called freedom, sexual abuse and blasphemy of our sacred relationships.

The Veil is a condition of spiritual excellence. In this indecorous society there will be no room in the souls of men either women for mystical and spiritual experiences. If we really want each one of us to master mystical and spiritual perfection. Than we must shield ourselves against these contaminations. A false rumor has been prevalent that hijab is a product of Islam and a punishment for women. While for all seraphic and non-seraphic religions it is emphasized that veiling is obligatory on a woman especially while worshiping. In the paintings of temples and churches all over the world and in practice women scholars of every single religion wore proper hijabs.

In Christianity the dress of priest and nun is an obvious example of full hijab. This witnesses that according to most of the religions the spiritual quality of a woman requires her hijab and body modesty. In the form of hijab a woman from any religion not only regarded as virtuous and pure but also seems dignified and charismatic because hijab is for women not for any religion or creed .

Key Words: Veil (Hijab), , Islamic Teachings, Zoroastrianism, Sects, Religions.

خلاصہ

حجاب سے مراد وہ رکاوٹ ہے جو دو پہلوؤں "عفت" اور "بے حیائی" کے درمیان حائل ہے۔ حجاب کو صرف ایک ٹکڑا ہی نہیں سمجھا جاتا ہے جو مرد اور خواتین کو نامحرم سے اپنے مباشرت کے حصوں کو ڈھانپنے میں مدد دیتا ہے۔ لیکن یہ اصول و ضوابط کی شکل میں زندگی کی حقیقت ہے۔ جو انسانیت کو جنسی بے حیائی، عزت کی بے حرمتی، نام نہاد آزادی کے نام پر خواتین کے استحصال، جنسی استحصال اور ہمارے مقدس رشتوں کی توہین سے نجات دلانے میں ہماری مدد کرے گا۔ حجاب روحانی فضیلت کی شرط ہے۔ اس غیر مہذب معاشرے میں صوفیانہ اور روحانی تجربات کے لئے مردوں یا عورتوں کی روحوں میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک صوفیانہ اور روحانی کمالات میں مہارت حاصل کرے۔ اس کے علاوہ ہمیں ان آلودگیوں سے خود کو بچانا چاہیے۔ ایک جھوٹی افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ حجاب اسلام کی پیداوار ہے اور خواتین کے لئے سزا ہے۔ جبکہ تمام سیرافک اور غیر سیرفک مذاہب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عورت پر پردہ کرنا خاص طور پر عبادت کے دوران فرض ہے۔ دنیا بھر کے مندروں اور گرجا گھروں کی پینٹنگز میں اور عملی طور پر ہر ایک مذہب کی خواتین علماء مناسب حجاب پہنتی تھیں۔ عیسائیت میں پادری اور راہبہ کا لباس مکمل حجاب کی ایک واضح مثال ہے۔ یہ گواہی دیتا ہے کہ اکثر مذاہب کے مطابق عورت کے روحانی معیار کے لئے اس کے حجاب اور جسمانی شائستگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ حجاب کی شکل میں کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والی عورت نہ صرف نیک اور پاکیزہ سمجھی جاتی ہے بلکہ باوقار اور کرشماتی بھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حجاب خواتین کے لئے ہے کسی مذہب یا مسلک کے لئے نہیں۔

کلیدی الفاظ: حجاب، اسلامی تعلیمات، زرتشت، ادیان، مذاہب۔

تاریخی پس منظر

پردے یا حجاب کا اصل تاریخی پس منظر وہی شخص لکھ سکتا ہے جو قبل از مذہب اسلام موجود اقوام و ادیان کے حالات و واقعات بخوبی جانتا ہو۔ البتہ یہ بات مصدقہ ہے کہ قبل از اسلام بھی اقوام و ادیان میں پردے کا رواج تھا۔ مطالعہ تاریخ کے تجزیہ سے یہ معلوم ہوا کے اسلامی پردے سے زیادہ سخت پردہ ہندوؤں، ایرانیوں اور یہودیوں میں رائج رہا ہے۔ جبکہ دور جاہلیت کے عربوں میں پردے کا رواج نہیں تھا جو بعد از اسلام ہی رائج ہوا۔[1]

حجاب کا مطلب غیر محرم کے سامنے عورت کے جسم کو ڈھانپنا اسلام کے لازمی اصولوں میں سے ایک ہے۔ دیگر الٰہی مذاہب جیسے زرتشت پسندی، یہودیت اور عیسائیت میں، یہ حکم بھی کچھ اختلافات کے ساتھ موجود ہے۔ اس سرزمین میں جہاں اسلام کا وجود ہوا، عورتیں حجاب سے ناواقف تھیں۔ کچھ مصنفین نے تبصرہ کیا ہے کہ اسلامی لباس عربوں اور ایرانیوں اور رومیوں کے مابین ثقافتی میل جول کا نتیجہ ہے اور اس کے نتیجے میں، اسلام کا کوئی خاص قانون موجود نہیں ہے کہ عورت غیر محرم کے سامنے کیسے آئے، اور جو مذہبی حکم بن گیا ہے اس کی کوئی مذہبی دستاویز نہیں ہے۔ یہ مقالہ اس نقطہ نظر کی صداقت کی چھان بین کرتا ہے۔ حجاب کی وجوہات، اسلامی حجاب کی وسعت، اس کے فلسفے اور دیگر امور جیسے امور کے علاوہ، اس سلسلے میں ایک لازمی مسئلہ اس حکم کے پس منظر کا مطالعہ کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، کیا خود اسلام نے غیر محرم مردوں کے خلاف خواتین کو پردہ کرنے کے لئے ایک خصوصی حکم و طریقہ فراہم کیا ہے یا نہیں، مسلم خواتین میں رواج کی قدیم جڑیں ہیں؟ اس مسئلے کو اٹھانے کی ضرورت اس حقیقت سے پیدا ہوئی ہے کہ کچھ لوگوں نے یہ دعوی کیا ہے کہ "ایران کے ساتھ عرب تعلقات اسلام کے دائرے میں حجاب پھیلا رہے ہیں" اور یہ مانتے ہیں کہ "مسلمانوں میں عام حجاب ایک عادت ہے کہ ایرانیوں کے مسلمان ہونے کے بعد، "یہ دوسرے مسلمانوں میں پھیل گیا۔" کچھ کا کہنا ہے، "حجاب روم اور ایران میں غیر مسلم اقوام سے اسلامی دنیا میں داخل ہوا ہے۔

توریت و انجیل کے مطابق مذاہب دیگر میں حجاب

تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ اُمتوں میں حجاب کے بارے میں بہت ہی سخت قسم کا مؤقف پایا جاتا تھا لہٰذا جب ہم غیر اسلامی تہذیبوں اور دوسرے تمدنوں سے تقابل کرتے ہیں تو قرآن کی آیات سے اس سلسلے میں ہمیں اعتدال کے نشانات اور شواہد ملتے ہیں۔

مختلف مذاہب میں حجاب کی حد اور معیار کی جانچ اور موازنہ کرتے ہوئے، یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے مذاہب میں حجاب اسلام کی نسبت زیادہ شدت سے رہا ہے۔ مثال کے طور پر چہرہ ڈھانپنا حالانکہ زرتشت کے زمانے میں

یہ عام نہیں ہے، لیکن اس کے بعد زرتشت کے پیروکاروں میں یہ عام بات ہو گئی ہے۔ حجاب اور چادر کو تمام مذاہب اور فرقوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے، اور اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ حجاب اور عفت فطری ہیں۔ آدم اور حوا کی کہانی بھی پردے کی جبلت کو ثابت کرتی ہے۔ توریت، انجیل اور قرآن مجید میں بھی اس واقعہ کا ذکر ہے۔ حضرت آدم اور حوا کی کہانی کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جب آدم اور حوا نے ممنوعہ درخت کا مزہ چکھا تو، وہ اپنا لباس کھو بیٹھے (ان کی برہنگی کو بے نقاب کر دیا گیا)۔ اور جلدی سے انہوں نے جنت کے درختوں کے پتوں سے خود کو ڈھانپ لیا۔ "قرآن کریم کی آیات (الأعراف، آیت 22) کے مطابق "آدم اور حوا ممنوعہ درخت چکھنے سے پہلے کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن اس ممنوعہ درخت سے کھا کر، وہ اپنے کپڑے کھو بیٹھے اور فوراً ہی اپنے آپ کو ڈھانپنے کی کوشش کی۔ روایات کے مطابق برہنہ ہوتے ہی انہوں نے فوراً کسی بیرونی مبصر کی موجودگی کے بغیر خود کو ڈھانپ لیا۔ نے لباسی کا یہ شرم ہی پردہ و حجاب ہے۔[2]

یہ انسانوں میں لباس کی جبلت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ لباس اور حجاب آہستہ آہستہ اور تہذیبوں کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ پہلے انسان فطری طور پر اس کی طرف مائل تھے۔ اور تاریخی متن کے مطابق دنیا کی متعدد اقوام اور مذاہب میں خواتین کے درمیان حجاب عام ہے۔ اگرچہ حجاب پوری تاریخ میں بہت سے اتار چڑھاؤ سے گزرا ہے اور کبھی کبھی حکمرانوں کے ذوق و شوق سے اس میں شدت یا کمی آچکی ہے، لیکن اسے کبھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا۔ اگر ہم دنیا کے ممالک کے قومی لباس پر نگاہ ڈالیں تو ہم حجاب اور اس میں خواتین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ ممالک کے قومی ملبوسات کا دھیان سے غور کرنے سے ہمیں ان اقوام اور قبائل کی تلاش کے لئے تاریخ کی کتابوں کے صفحات کو موڑنے کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے، جن کی خواتین حجاب پہنتی تھیں، اور اس سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوتی ہے کہ حجاب دنیا کی بیشتر اقوام میں عام ہے اور مذہب سے سرشار ہے۔ یا اس کی کوئی خاص قوم نہیں تھی۔ تمام آسمانی مذاہب نے حجاب اور خواتین کے پردے کو واجب اور ضروری قرار دیا ہے اور انسانی معاشرے کو اس کی دعوت دی ہے۔ کیونکہ پردے اور حجاب کی ضرورت قدرتی طور پر خواتین کی فطرت میں جمع ہو چکی ہے اور انسانی فطرت کے مطابق مطابقت پذیر ہے خدا کے مذاہب کے احکام و قانون کو تقویت ملی ہے۔ لہٰذا تمام الہامی مذاہب میں خواتین کو ڈھانپنا اور حجاب واجب ہو گیا ہے۔ زرتشت پسندی، یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے مذاہب میں خواتین کا حجاب لازمی رہا ہے۔ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے مذہبی مقدس کتابیں، مذہبی اصول اور ان الٰہی مذاہب کے ماننے والوں کے رسم و رواج اور تہذیب بہترین ثبوت ہیں۔

مذہب ہندومت میں حجاب

ہندومت میں سیتا نامی ایک عورت کو دیوی مان کر ان کی پوجا کی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے دشمنوں کے بیچ رہ کر

بھی اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کی اور اپنی آبرو پر کوئی دھبہ نہیں لگنے دیا۔ اور ان کے دیور نے انہیں ان کی پائل سے پہچانا کیونکہ انہوں نے کبھی ان کا چہرہ نہیں دیکھا تھا یعنی ہندو مذہب میں بھی حجاب کا تصور موجود تھا اور ہے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہندوؤں کی کتب میں بھی اس کا ذکر تفصیل سے موجود ہے۔ ہندو مت میں اونچی ذات کی عورتیں پردہ کیا کرتی تھیں۔ اب بھی مارواڑیوں، کائستوں، پرانی وضع کے برہمن خاندانوں اور راجستھانیوں میں بھی گھونگھٹ نما پردے کا رواج عام ہے اور اس کا التزام نہ کرنا قدیم روایت سے بغاوت تصور کیا جاتا ہے اور بہت سی جگہوں پر آج بھی موجود ہے۔ یہ گھونگھٹ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ سر چہرہ اور سینہ اچھی طرح چھپ جاتا ہے۔ ہندو مت کی بنیادی کتاب وید میں پردہ کا بہت واضح حکم ملتا ہے:

"چوں کہ برہما (خدا) نے تمہیں عورت بنایا ہے اس لئے اپنی نظریں نیچی رکھو، اوپر نہیں، اپنے پیروں کو سمیٹے ہوئے رکھو، اور ایسا لباس پہنو کہ کوئی تمہارا جسم دیکھ نہ سکے۔" (رگ وید: 8،19-33)

مذہب زرتشت میں حجاب

زرتشت یعنی پارسی بالفاظ دیگر قدیم ایرانیوں میں اونچے گھرانے کی عورتوں کو مجال نہیں ہوتی تھی کہ وہ پالکی کے بغیر گھر سے نکلیں۔ انہیں ہرگز کھلے بندوں مردوں کے ساتھ ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔ شادی شدہ عورتوں کو اپنے شوہروں کے سوا کسی دوسرے مرد کو دیکھنے کا حق نہیں تھا، چاہے وہ ان کا باپ بھائی کیوں نا ہو۔ قدیم ایرانی پینٹنگز جو ہم تک پہنچی ہیں ان میں عورت کی کوئی تصویر نظر نہیں آتی۔ آشو زرتشت اپنی نصیحتوں اور مشوروں کے ذریعے حجاب کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایرانی خواتین حجاب کو ظاہری طور پر ایک قومی ثقافت کی حیثیت سے اپنائے ہوئے ہیں، جو ان کی روح کے اندر تک قدم جمائے ہوئے ہے۔ اس ذریعے سے حجاب کے قوانین کو آئندہ نسلوں تک محفوظ کیا جاسکتا ہے جو معاشرے کو اخلاقی برائیوں سے بچاسکتا ہے۔[3]

مذہب یہودیت میں حجاب

عہد قدیم یا عہد عتیق کی آیات کی نصوص میں بہت سارے مقامات پر کہیں ضمناً اور کہیں صراحت کے ساتھ پردے اور حجاب کے وجوب کا حکم موجود ہے اور یہ آیات پردے کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں، عہد عتیق کے اندر لفظِ "نقاب" بڑی کثرت سے دیکھا جاسکتا ہے عہد عتیق کی بعض آیات میں تو لفظِ "چادر" تک بھی ذکر ہوا ہے۔ یہودیوں کے ہاں کنیسہ میں عورتوں اور مردوں کی جگہ کا الگ الگ ہونا، اسی طرح سر عام مرد و عورت کا گفتگو کرنا، حتی کے میاں بیوی کی آپس میں بات چیت کی ممانعت، عورت کو مدرسے نہ جانے دینا، اسی طرح عورت کو فقط پردے کے پیچھے سے گفتگو اور تقریر کی اجازت دینا، یہ تمام موارد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہودیت میں درحقیقت حجاب اور پردہ واجب ہے، بلکہ ان احکام کے بیان سے عہد عتیق کی اس سلسلے میں سخت نگاہ کا پتہ چلتا

ہے اور دوسری طرف حجاب کے بارے میں یہودیوں میں پائی جانے والی شدت اور سختی کا بھی علم ہوتا ہے کہ یہودیوں کے نزدیک پردے اور حجاب کا مسئلہ کتنا سنگین اور حساس تھا اور اس پر کتنی سختی ہوتی تھی۔ عبرانی زبان میں لفظ حجاب "ہنتصاعیف" کا مترادف ہے اور اصطلاحاً ایسی چادر کو کہتے ہیں جو بدن اور بالخصوص سر کو چھپاتی ہو۔ تلمود یہودی خواتین پر حجاب فرض کرتا ہے جس کے بغیر انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہودی علماء کے نزدیک عورت کا سر ننگا کرنا ایسا ہی ہے گویا اس نے اپنے جنسی اعضاء نمایاں کیے ہوں۔ یہودی شریعت میں نمازیں اور دعائیں کسی ننگے سر عورت کی موجودگی میں قبول نہیں ہوتیں کیوں کہ اسے عریانیت سمجھا جاتا تھا اور ننگے سر کے جرم کے پاداش میں جرمانہ تک کیا جاتا تھا۔ اس کے بر عکس فاحشاؤں اور طوائفوں کو یہودی معاشرے میں سر ڈھانپنے کی اجازت نہیں تھی تاکہ شریف اور پیشہ ور عورتوں میں فرق کیا جاسکے۔

"کتاب مقدس عبرانی یعنی عہد عتیق کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں پر یہ سختی اور پابندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوئی، حضرت ابراہیمؑ نے اپنی زوجہ کو گھر کے ایک صندوق (یا کمرے میں) اس طرح بند کر دیا تاکہ وہ نامحرموں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔ عہد سلیمانؑ میں بھی عورتیں بدن کے لباس کے علاوہ، اپنے چہروں پر نقاب ڈالتی تھیں اور یہی چیز حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں بھی رائج تھی۔

یہودی قوم میں اگر کوئی عورت قانون پردہ کی خلاف ورزی کرتی مثلاً وہ برہنہ سر لوگوں کے درمیان آجاتی یا شارع عام پر سود کاتتی یا ہر قسم کے افراد سے اپنا دکھڑا کہتی یا اتنی بلند آواز میں گفتگو کرتی کہ پڑوسی اس کی آواز سن لیں تو اس کے شوہر کو یہ حق حاصل تھا کہ اس کا مہر ادا کیے بغیر اس کو طلاق دے دے"۔[4]

مذہب عیسائیت میں حجاب

کتاب (توریت) اور ان کی شریعت کو عہد قدیم یا عتیق کا نام دیا ہے، تاکہ وہ عہد جدید جو کہ حقیقت میں وہی جدید آئین اور شریعت جناب عیسیٰؑ ہے، کی توجیہ اور تاویل کر سکیں، عہد عتیق کے اندر جو حقیقتِ حجاب بیان ہوئی ہے، مسیحیت بھی اس کی تائید کرتی ہے، لیکن کتاب مقدس کے جو تراجم مسیحیوں نے انجام دیئے یا ان تک پہنچے ہیں، ان میں لفظِ حجاب کا مترادف لفظ "Peplum" بھی ذکر ہوا ہے، اس لفظ کا لغت میں معنی یہ ہوا کہ حجاب ایسی "چادر اور رداء" کو کہتے ہیں کہ جس کو عورت اپنے سر پر اس طرح رکھتی ہے کہ جیسے یونانی عورتیں رکھتی تھیں، اس چادر کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بدن کے ساتھ چہرے کو بھی چھپاتی ہے اور اس میں سے فقط آنکھیں نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ کچھ عشرے پہلے تک مسیحی خواتین اپنے سر کے بالوں کو ڈھانپتی تھیں، مصوّری اور آرٹ کے وہ تمام نمونے اور حضرت مریم علیہا السلام کے مجسمے یا دوسرے مسیحی قدیسے جو موجود ہیں، وہ سب کے سب حجاب اور پردے کے ساتھ تھے اور ان کو بناتے وقت پردے والی چیز کو مد نظر رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ مسیحی راہبہ (عیسائی تارک الدنیا عورت)

بھی اپنے سر کے بالوں کو چھپاتی اور ڈھانپتی تھی۔ یہ ایک تاریخی گواہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مؤمن مسیحیوں کا اصلی عقیدہ پردے کے بارے میں یہی تھا جو اُوپر بیان ہو چکا ہے، لہٰذا اسی ایمان اور عقیدے کی وجہ سے کلیسا کی فقہی اور کلامی مرجعیت نے شریعت یہود کے حجاب کے بارے میں بیان کئے گئے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کی، بلکہ اس سے زیادہ سخت قوانین کو بیان کیا ہے۔

تلمود میں ہم پڑھتے ہیں کہ: "خداوند متعال نے عورت کی تخلیق کے وقت اس نکتے کی جانب توجہ رکھی کہ عورت کو مرد (حضرت آدمؑ) کے بدن کے کون سے حصے سے خلق کرے، خداوند فرماتا ہے کہ: میں عورت کو آدم کے سر والے حصے سے پیدا نہیں کروں گا تاکہ وہ سبک اور بے ارزش نہ ہو جائے، بلکہ میں عورت کو آدم کے اس حصے (پسلیوں) سے خلق کروں گا کہ جو ہمیشہ پردے میں اور چھپا ہوا ہوتا ہے تاکہ عورت ایک باپردہ، باحجاب اور پاکدامن مخلوق کے طور پر وجود میں آئے"۔[5]

ایک روایت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں: ''عورتوں پر نگاہ کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ یہ دل میں شہوت کی گرہیں باندھتا ہے اور فتنے و فساد کے لئے یہ ایک نگاہ ہی کافی ہے۔'' حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب، باپ اور بزرگ دینی رہنماؤں کلیسا اور دین مسیحیت کی طرف سے جو دستورات لازم اجراء قرار پائے ہیں ان کے مطابق خواتین کو سختی سے مکمل حجاب کی تلقین اور ظاہری زینت سے منع کیا گیا ہے۔[6]

اسلامی تعلیمات کے تناظر میں حجاب

اسلامی قانون میں حجاب

اسلام، جو آخری الٰہی مذہب ہے اور درحقیقت سب سے کامل دین ہے اور خداوند متعال نے ہمیشہ اور تمام انسانیت کے لئے نازل کیا ہے، لباس کو ایک "الٰہی تحفہ" کے طور پر متعارف کرایا ہے اور انسانی معاشرے پر لازم ہے کہ وہ خواتین کو مناسب ترمیم اور ترتیب سے حجاب کا حکم دے اور خواتین کے لباس کے ارد گرد موجود انحرافات یا زیادتیوں سے اجتناب کروائے اور قانون کی وضاحت کرتے ہوئے، انسانی جبلت کے مطابق اس حد پر غور کرے۔ اسلامی حجاب میں، کوئی مضر غفلت اور غیر ضروری سختیاں نہیں ہیں۔ اسلامی حجاب، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گھر میں کسی عورت کو قید میں رکھنا یا نقاب پہننا اور معاشرتی معاملات میں حصہ لینے سے پرہیز کرنا؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک عورت غیر مردوں کے سامنے اپنے بالوں اور جسم کو ڈھانپتی ہے۔ سخت جنسی جبلت کے مطابق، اسلام کے قواعد و ضوابط وہ اقدامات ہیں جو خدا نے اس جبلت کے مناسب اطمینان کے ساتھ ہی اس میں ترمیم اور قابو پانے کے لئے بیان کئے ہے۔

حجاب کی شرعی حیثیت

شریعت خالق کا وہ قانون ہے جو انسانی افعال کے متعلق بحیثیت حاکم اس خالق کی پسند کا ترجمان ہوتا ہے اور فطرت وہ قانون ہے جو بحیثیتِ خالق خود اس کے افعال میں اس کے ارادے کا مظہر ہے۔ صاف کھلی ہوئی بات ہے کہ ایک بااختیار اور دانا حاکم کی پسند خود اس کے ارادوں سے متضاد نہیں ہو سکتی اس لئے شریعتِ الٰہیہ کے اصول کو فطرت کے تین بنیادی قوانین سے جدا نہیں ہونا چاہیئے۔ عورت کے لئے پردے کا شرعی حکم اسلامی شریعت کا طرہ امتیاز اور قابل فخر دینی روایت ہے۔ اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دے کر عزت و تکریم کے اعلیٰ ترین مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ مذاہبِ دیگر کی خواتین کسی قسم کا بھی لباس پہنیں اور سر عام اپنے جسم اور حسن کی نمود و نمائش کریں مگر ایک مسلم خاتون کو اس کی اجازت نہیں کیونکہ اس نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اپنے رب کے ہر حکم کو ماننے کا وعدہ کیا ہوا ہے اور حجاب حکمِ خدا ہے جس کے لئے خداوند کریم نے سورہ نور اور سورہ احزاب کے ذریعے مسلمان عورتوں کو حجاب کی پابندی و فرضیت کا حکم دیا ہے۔ حجابِ شرعی سے یہ مراد ہے کہ ان تمام اعضاء کو ڈھانپنا ہے جنہیں نامحرموں سے چھپانا عورت پر فرض ہے۔ حجاب کا شرعی حکم معاشرہ کو متوازن کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلئے دختران اسلام کو پردے کے سلسلے میں معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنے کے بجائے فخریہ انداز میں اس حکم کو عام کرنا چاہیئے تاکہ پوری دنیا کی عورتیں اس کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (26:7)

ترجمہ: ”اے نبی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔“

اس آیت کی رو سے جسم ڈھانکنے اور ہر مرد اور عورت کی لئے فرض کر دیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی سخت احکام دیئے کہ کوئی شخص کسی کے سامنے برہنہ نہ ہو۔ شریعت محمدیہ ﷺ ہر لحاظ سے کامل ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو جن اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مبعوث کیا گیا ان میں سے ایک نہایت بلند مرتبہ و گراں قدر خلق حیا ہے جسے آپؐ نے ایمان کا جز اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ قرار دیا۔ کوئی عقل منداس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ عورت کا باوقار اور ایسے عادات واطوار کے ساتھ رہنا جو اسے مشکوک مقامات اور فتنوں سے دور رکھیں اس حیا کا حصہ ہیں جس کا عورت کو اسلامی شریعت اور اسلامی معاشرے میں حکم دیا جاتا ہے۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش بھی نہیں کہ عورت کا اپنے چہرے اور جسم کے دیگر اعضاء کو ڈھانپ کر باحجاب رہنا ہی اس کے لئے سب سے بڑا وقار ہے جس سے وہ اپنے آپ کو آراستہ کر سکتی ہے۔

اصول و قواعدِ حجاب در اسلامی نقطہ نگاہ

عورت کی زینت، عفت اور حفاظت حجاب میں ہی ہے۔ حجاب کا مقصد فقط پردہ کرنا نہیں ہے اگر حجاب سے مراد فقط پردہ کرنا ہوتا تو خداوند متعال قرآن میں مرد کو حجاب کا حکم نہیں دیتا۔ حجاب ان قوائد اصول و ضوابط کا نام ہے جن کے تحت انسان کی انسانیت اور شخصیت کا معیار باقی ہے حجاب کے ذریعہ سے انسان معاشرتی، سماجی اور خاندانی معیار کو باقی رکھ سکتا ہے اور معاشرے میں اخلاقیات اور انسانی اقدار باقی رہ سکتے ہیں کیونکہ حجاب کی رعایت کرنے سے فساد برپا نہیں ہوگا اور خانوادہ کا معیار باقی رہے گا۔

وہ اصول و قواعد یہ ہیں جن کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

ا۔پردہ: یعنی لباس کا حجاب، شریعت میں عورت اور مرد دونوں کو جذاب (پُر کشش) اور محرک (تحریک پیدا کرنے والا) لباس پہننے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

۲۔رفتار: عورت کو کبھی بھی اس انداز میں چلنے کی اجازت نہیں ہے کہ جس سے آواز پیدا ہو اور نتیجتاً دوسرے اس کی طرف متوجہ ہوں۔اور نا ہی شہوت کی نگاہ سے نامحرم کو دیکھنا اور سننے کی اجازت ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ: "اپنی آنکھوں کو نامحرم سے محفوظ رکھو تا کہ تم عجائب کو دیکھ سکو۔"[7]

یعنی نامحرم پر نگاہ ڈالنے سے, انسان کے اندر معنویت نہیں رہتی کیونکہ وہ نفس کا غلام بن جاتا ہے۔

۳۔گفتار: عورت کو چاہیے کہ نامحرم سے بات کرتے وقت ایسی گفتگو نا کرے کہ کسی کے دل طمع (مائل ہونا) پیدا ہو جائے اور برائی کی طرف گامزن ہو جانے پر فساد بڑھ جائے۔

عورت لفظ کا مطلب ہی, " چھپی ہوئی چیز " ہے، اس لیے عورت کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ زیادہ تر گھر میں رہے اور بغیر کسی مقصد کے گھر کو نا چھوڑے یعنی، گھر کو بنانے اور سنوارنے والی ہستی کا نام عورت ہے۔ اس بات سے دشمن حجاب یہ پہلو نکالتے ہیں کہ عورت کے لئے حجاب قید و سزا ہے جبکہ جواب یہاں ہی موجود ہے کہ بنا ضرورت نکلنے کی ممانعت ہے نا کہ وقت ضرورت بھی۔ خود ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میدان جنگ میں صحابیات رضی اللہ عنہم کو زخمیوں کی مرہم پٹی، ان کی تیمار داری اور پانی پلانے کا کام سونپتے تھے۔

آیات حجاب کا نزول

پردے کا حُکم کب نازِل ہوا؟اس کے مخدوم محمد ہاشم اپنی کتاب سیرت سیدالانبیا میں فرماتے ہیں: اِسی سال (یعنی 4 ہجری) ذی قعدہ کے مہینہ میں اُمُّ المومنین حضرت زینب بنت جحش سلام اللہ علیہا کی کاشانۂ نبوّت میں رُخصتی کے دن مسلمان عورتوں کے لئے پردہ کا حُکم نازِل ہوا۔ بعض عُلَمائے کِرام کا کہنا ہے کہ یہ حُکم 2 ہجری کو نازِل ہوا، (مگر) قولِ اوّل (یعنی پہلا قول ہی) راجح ہے۔ اسی طرح امام ابن حَجَر عَسقَلانی بھی فتح الباری میں اس حُکم کے

نازِل ہونے کے مُتَعلّق چند اَقوال ذکر کرکے ایک قول کو ترجیح دیتے ہوئے اِرشَاد فرماتے ہیں: ان تمام اَقوال میں سب سے زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ پردے کا حُکم 4 ہجری میں نازِل ہوا۔(فتح الباری، کتاب المغازی، باب غزوۃ انمار، ۷/۷ ۵۳، تحت الحدیث: ۴۱۴۰)

اسلام میں شرعی اُمور اور احکام دو قسموں، امضائی(تائیدی) اور تاسیسی (ابتدائی یا بنیادی) "یعنی جنکی بنیاد اسلام میں پڑی اور اس سے پہلے موجود نہیں تھے" میں تقسیم ہوتے ہیں۔ علم اصول فقہ کی ان دو اصطلاحوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ تاسیسی، یعنی وہ حکم یا امر کہ جس کی اساس اور بنیاد پہلی دفعہ اسلام میں رکھی گئی ہو، جیسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر؛ لیکن امضائی، وہ اُمور اور احکام کہ جو گذشتہ شریعتوں میں بھی پائے جاتے تھے، لیکن اسلام نے ان پر مہر تائید ثبت کی ہو، جیسے حجاب اور پردے کا حکم۔ سورہ نور آیت ۳۱ کے بارے میں کتاب کافی میں امام باقر علیہ السلام سے یہ شانِ نزول نقل ہوئی ہے۔

"انصار میں سے ایک نوجوان کا راہ چلتے ہوئے ایک عورت سے سامنا ہوا، اس زمانے میں عورتیں اپنی چادر کانوں کے پیچھے رکھتی تھیں (ظاہر سی بات ہے کہ اس طرح گردن اور سینے کی کچھ مقدار نمایاں ہو جاتی تھی) اس نوجوان کی نظر اس عورت کے چہرے پر پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا، وہ عورت پاس سے گزر گئی یہ جوان ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا، قدم بھی اٹھا رہا تھا اور اس کی طرف دیکھے بھی جا رہا تھا، یہاں تک کہ ایک تنگ گلی میں داخل ہو گیا، مڑمڑ کر عورت کی طرف بھی دیکھے جاتا تھا، اچانک اس کا چہرہ ایک دیوار پر لگا کہ جس میں پتھر کی نوک یا شیشے کا ٹکڑا باہر نکلا ہوا تھا، چہرہ اس پر جا لگا، عورت دور چلی گئی تو نوجوان کو ہوش آیا، اس نے دیکھا کہ خون اس کے چہرے سے جاری ہے اور اس کے لباس اور سینے پر گر رہا ہے (اسے بہت افسوس ہوا) وہ اپنے آپ سے کہنے لگا بخدا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور یہ ماجرا ان سے کہتا ہوں، جس وقت رسول خدا ﷺ کی نگاہ اس پر پڑی تو فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس جوان نے آپؐ سے وہ تمام واقعہ بیان کیا، اس وقت وحی خدا کا قاصد جبرئیل نازل ہوا "اور یہ آیت پہنچائی۔

اسی طرح سورہ احزاب کی آیت ۵۹ کا تفسیر علی بن ابراہیم میں شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں مسجد میں جاکر رسول پاکؐ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھیں، رات کے وقت جب وہ مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے جاتیں تو کچھ بے ہودہ اور اوباش نوجوان ان کے راستے میں بیٹھ جاتے اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرکے انہیں تکلیف پہنچاتے اور ان کا راستہ روکتے۔ اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اچھی طرح سے پردہ کریں تاکہ واضح ہوسکے کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں اور کوئی شخص مزاحمت کے لئے بہانہ نہ بنا سکیں۔[8]

حکمِ حجاب آیاتِ قرآنی کے تناظر میں

اگر ہم قرآن کی لسانیات کا حوالہ دیتے ہیں تو، قرآن نے سات بار حجاب کا تذکرہ کیا ہے، جس کا عام طور پر معنی "علیحدگی" ہے نہ کہ اسلامی حجاب کے مقبول معنی میں۔ البتہ قرآن کریم کی ۲۴ سورت نور اور ۳۳ سورت احزاب میں تفصیلاً اور واضح الفاظ میں کیا ہے۔

آیات سورہ نور

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30:24)

ترجمہ: "مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان سے خبر دار ہے۔"

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (31:34)

ترجمہ: "اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹیوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ".

آیات سورہ احزاب

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (59:33)

ترجمہ : "اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔"

ان آیات کے مطابق ہمیں مندجہ ذیل نکات حاصل ہوتے ہیں۔

1۔خداوند کریم اپنے کلام پاک میں خواتین کو تاکید کرتا ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور پاکدامنی کو اپنا شیوہ قرار دیں ساتھ ساتھ قرآن کریم نے عورتوں کے سامنے مردوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے اور نامحرموں سے بدن کو چھپانے کی بھی تاکید کی ہے۔

2۔ جلباب کشادہ چادر کو کہتے ہیں جو دوپٹے اور مقنے سے مختلف چیز ہے۔ جلباب بڑی اوڑھنیوں کی طرح سر اور پورے بدن کو چھپا لیتی ہے اور خداوند متعال نے سورہ احزاب میں جلباب کا ذکر کرکے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ عورتیں اپنا سر و گردن اور بدن چھپا کے رکھیں۔

3۔ خُمُر، خِمار کی جمع ہے، اور اس کے معنی دوپٹہ یا اسکارف ہیں۔ خداوند کریم نے سورہ نور کی اس آیت میں مومن خواتین سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خِمار کے ذریعے اپنے سینے اور گردن کا پردہ کریں۔ طبرسی نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ: مدینہ کی عورتیں اپنے دوپٹے کو اپنے سر کی پچھلی طرف ڈال کے رکھتی تھیں اور ان کا سینہ، گردن اور کاندھے نہیں چھپے ہوتے تھے۔ اس آیت کی بنیاد پر ان پر فرض ہوگیا کہ وہ اپنے دوپٹے کو اپنے سینے پر ڈال کر رکھیں تاکہ ان حصوں کا بھی پردہ ہو جائے۔ اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ: عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے بال، سینہ، گردن کے اطراف اور گردن کا نچلہ حصہ ڈھانپ کر رکھیں۔

4۔ قرآن کریم پردے کے ضروری ہونے کے حوالے سے کہتا ہے کہ "یہ طریقہ ان کی شناخت اور خاندانی شرافت سے قریب تر ہے اور اس طرح وہ اوباش لوگوں کی جانب سے اذیت سے محفوظ رہیں گی۔"

5۔ پردے کے متعلق سورہ نور کی اکتیسویں آیت پر جو پردے کے حدود بتاتی ہے کہیں بھی چہرے اور کلائیوں تک دونوں ہاتھ چھپانے کو واجب نہیں بتاتی ہے اس آیت کو بطور سند پیش کیا جاسکتا ہے۔

6۔ ان آیات کے ذریعے محرم و نامحرم کے فرق کو واضح کیا اور نام لے کر بتا دیا کہ کن کے سامنے زینت جائز ہے کن سے پردہ کرنا ہے۔ بیوی و شوہر، باپ، سسر، بیٹا، شوہر کا بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، اپنی لونڈی و غلام، مخنث اور کمسن بچے محرم ہیں۔

حکم حجاب سنت واحادیث کے تناظر میں

حجاب یا دوسرے الفاظ میں عظمت کا احاطہ قرآن میں ایک موضوع ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ خواتین کو نامحرموں کے

سامنے پردہ کرنے ان سے دور رہنے اور خود نمائی سے پرہیز کی تاکید فرماتے ہیں جو اُن کے قول و عمل سے بھی ظاہر ہے۔

1۔ایک مرتبہ حضرت عائشہ کی بہن حضرت اسماء ایسا لباس پہن کر رسول خداﷺ کے گھر آئیں کہ جس سے ان کا جسم جھلکتا تھا رسول خداﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ان کی جانب سے پھر لیا اور فرمایا " اے اسماء عورت جوان ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی دے مگر یہ: اور یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور کلائی سے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ "۔[9]

2۔ پیغمبر نور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعا: اے خدایا، ان خواتین کو جو اپنے آپ کو ڈھانپتی ہیں آپ ان پر اپنی رحمت اور مغفرت کے فرمائیں۔

3۔ حضور نبی اکرم (ص): جب ڈھانپنے والا سر ڈھک جاتا ہے تو اس کی قیمت دنیا سے زیادہ ہوتی ہے اور اس میں کیا ہوتا ہے۔ (نور الشافعی فی الفقہ الشافعی)

4۔رسول خدا (ص): میری امت کی عورتوں کی تباہی دو چیزوں میں ہے: "بے پردگی اور پتلے کپڑے "امام علی (ع): موٹے کپڑے پہننا آپ پر ہے۔ کیونکہ جس کے کپڑے پتلے ہیں، اس کا مذہب کمزور ہے۔[10]

تجزیہ

اس واقعہ اور حدیث سے یہ بات صاف واضح ہے کہ عورت پر باریک لباس ممنوع ہے اور اللہ و رسول کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہے اور عورت اپنے پورے جسم کو پردے میں ڈھانپے یعنی عورت کے چہرے اور ہاتھوں کے سوا کچھ دکھائی نا دے اور جو عورت ایسا عمل کرتی ہے اس کے حق میں اللہ کے رسول ﷺ دعا فرماتے ہیں اور ایسی عورت کو انمول قرار دیا ہے۔ باریک لباس کی مماثلت ایمان کی کمزوری سے دی گئی ہے۔

5۔امام علی (ع): خدا کی راہ میں شہید ہونے والے ایک شہید کا صلہ کسی پاکیزہ آدمی کے ثواب سے زیادہ نہیں ہے جو گناہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن اپنے آپ کو ناپاک نہیں کرتا ہے۔ایک پاکیزہ آدمی خدا کا فرشتہ بننے والا ہے۔[11]

تجزیہ

اس قول معصوم سے صاف ظاہر ہے کہ جو بے حیائی کے گناہ سے دور رہا اس کا درجہ شہید کا ہے اور آخرت میں اس کے درجات کی مثل فرشوں سے دی ہے۔

6۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں کا ایک گروہ ایسی نقاب پوش خواتین ہیں جو مردوں کو بہکانے اور دھوکہ دینے کے لئے خود کو زیب و زینت سے آراستہ کرتی ہیں۔[12]

تجزیہ

جب رسول خداﷺ واقعہ معراج پر تشریف لے گئے تو انہوں نے وہاں دیکھے اکہ سب سے زیادہ سزائیں

بے حجابی اور بے حیائی پر دی جارہی تھیں۔ اس حدیث سے بھی واضح ہے کہ نامحرموں کے لئے زیب و زینت کرنے والی خواتین کا ٹھکانہ جہنم کے سوا کچھ نہیں۔

رواج حجاب کے اسباب مذاہبِ دیگر و اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

حکم حجاب کی وجہ کیا ہے؟ آخر کس طرح بہت سی اقوام و تہذیبات میں حجاب لازم قرار پایا؟ مذہب اسلام کی تعلیمات و احکامات ایسے ہیں جو کسی نہ کسی حکمت کی بنیاد پر صادر ہوئے ہیں آخر حجاب کے رواج کا فلسفہ و حکمت کیا ہے؟

مخالفین حجاب کی یہ اولین کوشش رہی ہے کہ وہ حجاب کو ہمیشہ ظالمانہ اقدامات میں قرار دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام نے تو عورت کو پوری آزادی بخشی ہے حجاب فقط ایک قدیم و زمانہ جاہلیت کی رسم ہے جس کو تاریک خیال و تنگ نظر مسلمانوں نے قرونِ اولیٰ کے بہت بعد میں اختیار کیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں کوئی بھی حکم حجاب کے مطابق نہیں صادر کیا گیا ان میں جو تعلیمات اور احکامات ہیں وہ تو فقط شرم و حیا کی اخلاقی تعلیمات ہیں ان میں کوئی ایسا ضابطہ یا قانون بیان نہیں کیا گیا جو عورت کی نقل و حرکت اور آزادی پر کوئی پابندی لگائے۔ حجاب کے وجود پذیر ہونے کے اسباب میں مختلف نظریات بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں زیادہ تر یہ کوشش کی گئی ہے کہ پردے کو ایک جاہلانہ اور ظالمانہ اقدام ظاہر کیا جائے۔ ان نظریات میں مخالفین اسلامی اور غیر اسلامی حجاب میں فرق نہیں کرتے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کا حکم حجاب بھی ان ہی ظالمانہ اقدامات کی پیداوار ہے۔ اس سلسلے میں جو نظریات ہم تک پہنچے وہ اخلاقی، اقتصادی، اجتماعی، نفسیاتی اور فلسفیانہ پہلوؤں کے حامل ہیں۔ جبکہ یہ کسی بھی شکل میں خطہ ارض حجاب کے رواج پزیر ہونے میں موثر نہیں رہے ہیں۔ اور انہیں بلاوجہ حجاب کے ظہور کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ بفرضِ محال اگر یہ بعض غیر اسلامی مذاہب میں موثر بھی رہے ہیں تو ان سے اس فلسفہ کا کوئی تعلق نہیں جو اسلام میں پردے کی تشریع کا سبب بنے۔

1۔ ریاضت و رہبانیت (فلسفیانہ سبب)

مذاہب دیگر کے مطابق

ریاضت اور رہبانیت کی پردے سے وابستگی کا سبب یہ ہے کہ عورت مرد کی مسرت و کامرانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اگر یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر رہیں تو بہر طور ان کی توجہ حصول لذت اور شادکامی کی طرف جائے گی۔ رہبانیت اور ترک ازدواج سے وابستہ افراد ماحول کو پوری طرح زہد و ریاضت سے ہم آہنگ کرنے کے لئے مرد و زن کے درمیان حجاب کے قائل ہوئے ہیں اور انہوں نے پردے کو رواج دیا ہے۔

(تجزیہ) اسلام کے مطابق

خوش قسمتی سے اسلام کی سوچ اور کائنات کے بارے میں اس کا نقطہ نظر واضح ہے۔ انسان، کائنات اور لذت جوئی کے بارے میں اس کا رویہ بڑا صاف ہے۔ اسلام نے عورت کی ستر پوشی کی حدود کا تعین کیا ہے اور کسی جگہ اس کی وجہ اس خیال کو نہیں بتلایا گیا اور نہ کوئی ایسا فلسفہ اسلام کی روح اور اس کے قوانین سے مطابقت رکھتا ہے۔ اصولی طور پر اسلام نے ریاضت اور رہبانیت سے متعلق افکار سے انکار کیا ہے۔

2۔ عدم تحفظ و عدم عدالت (اجتماعی سبب)

مذاہب دیگر کے مطابق

حجاب کے رائج ہونے کا ایک اور سبب عدم تحفظ بیان کیا گیا ہے۔ زمانہ قدیم میں ناانصافی اور عدم تحفظ کے واقعات کی بھرمار تھی۔ لوگوں کی جان، مال اور ناموس طاقتوروں سے محفوظ نہیں تھی۔ خوبصورت عورتوں کے خاوند اپنی عورتوں کو بڑے لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھنے پر مجبور تھے اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اپنی عورتوں کو کھو دیتے تھے۔ ساسانی دور میں ایران اس قسم کے حادثات سے دوچار رہا ہے۔ شہزادے، زرتشی علماء اور امراء جب بھی کسی گھر میں خوبصورت عورت کا نشان پاتے تو اس گھر میں گھس کر عورت کو اس کے شوہر سے چھین لیتے تھے۔ اس زمانہ میں معاملہ پردے کا نہیں بلکہ عورت کو مخفی رکھنے کا تھا تاکہ کسی کو اس کا پتا نہ چلے۔[13]

(تجزیہ) اسلام کے مطابق

یقیناً اسلام میں پردے کا سبب عدم تحفظ نہیں ہے۔ ہم اسے پردے کے ظہور کا بنیادی سبب قرار نہیں دے سکتے کیونکہ اسلامی آثار میں نہ تو اسے پردے کا سبب بتایا گیا ہے اور نہ ہی یہ بات تاریخ سے مطابقت رکھتی ہے۔ جاہل عربوں میں پردے کا رواج نہیں تھا لیکن اس کے باوجود انہیں اپنی خاص قبائلی اور بدوی زندگی کے سبب انفرادی تحفظ حاصل تھا۔

3۔ عورت کا استحصال (اقتصادی سبب)

مذاہب دیگر کے مطابق

بعض افراد نے عورت کے پردے کو اقتصادی پہلو سے نسبت دے کر یہ کہا ہے کہ پردہ مرد کے عہد ملکیت کی یادگار ہے۔ مردوں نے عورتوں سے اقتصادی فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان کا کنیزوں کی طرح استحصال کیا۔ انہوں نے عورتوں کو اس بات پر مطمئن کرنے کے لئے کہ ان کا گھر سے نکلنا معیوب ہے پردے کا تصور انہیں ذہن نشین کرایا اور انہیں گوشہ نشین بنا دیا۔ عورتوں کو مردوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، اجتماعات میں شرکت کرنے اور

سرکاری عہدے تک پہنچنے کا حق نہیں تھا۔ اگر عورت کی آواز کسی نامحرم تک پہنچ جاتی تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ اس زمانے کے مرد عورت کو گھرداری کی ایک مشین سمجھتے تھے اور اگر کبھی وہ اتفاقاً گھر سے باہر جانا بھی چاہتی تو اسے سر سے پاؤں تک سیاہ چادر میں لپیٹ کر روانہ کیا جاتا تھا۔[14]

(تجزیہ) اسلام کے مطابق

سب جانتے ہیں کہ مسلم گھرانوں میں اسلامی احکام کے تحت مرد عورت کا زیادہ خیال رکھتا ہے اور اس کے لئے تمام آسائشیں فراہم کرتا ہے۔ عورت ان گھروں میں ظلم و زیادتی اور تحقیر کا شکار رہی ہے جہاں روح اسلام کا فقدان تھا یا اس سے وابستگی کمزور تھی۔ اسلام نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ مرد عورت سے اقتصادی فوائد حاصل کرے بلکہ اس نے سختی سے اس کی مخالفت کی ہے۔

اسلام میں پردہ اگر عورت کے اقتصادی استحصال سے عبارت ہوتا تو وہ عورت کو مرد کی بیگار کے لئے مقرر کرتا۔ یہ بات قرین عقل نہیں ہے کہ اسلام ایک طرف تو عورت کی اقتصادی آزادی کا قائل ہو اور دوسری طرف اس کے استحصال کے لئے پردے کا حکم دے۔ پس اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے۔

4۔ حسادت مرد (اخلاقی سبب)

مذاہب دیگر کے مطابق

اسباب پردہ کے ایک اور پہلو کا ذکر کیا گیا ہے جو اخلاقیات سے متعلق ہے۔ یہاں بھی سابقہ نظریے کی طرح پردے کا سبب مرد کا تسلط اور عورت کی مجبوری بتایا گیا ہے مگر اس فرق کے ساتھ کہ یہاں اقتصادیات کے بجائے اخلاقیات کی بات کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ مرد کا عورت کو یوں اسیر بنائے رکھنے کا سبب یہ ہے کہ اس میں دوسرے مردوں کے لئے حسد کا عنصر پایا جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا مرد اس کے گھر میں رہنے والی عورت پر نظر ڈالے یا اس سے ہمکلام ہو۔

مرد اخلاق جنسی امور میں اپنی خود خواہی پر غلبہ حاصل نہ کر سکا بلکہ اس کہ برعکس وہ خود پرستی کا شکار ہوا اور اس نے اپنی پستی کو مرد کی جانب سے غیرت اور عورت کی جانب سے پردے کا نام دیکر اسے اخلاق حسنہ کے عنوان سے قبول کیا ہے۔

(تجزیہ) اسلام کے مطابق

غیرت قوم کی طہارت کے باب میں انسانی شرافت کا نام ہے۔ ایک غیرت مند انسان جس طرح اپنی ناموس کو آلودہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا اسی طرح قوم کی ناموس کو آلودہ دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ غیرت حسد سے مختلف چیز

ہے۔ حسد ذاتی اور باطنی شے ہے جبکہ غیرت انسانی احساس سے جنم لیتی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیرت خود پرستی سے وجود میں نہیں آتی بلکہ یہ وہ احساس ہے جسے فطرت نے گھریلو زندگی کے استحکام کے لئے ودیعت کیا ہے اور یہ زندگی مصنوعی نہیں بلکہ فطری زندگی سے عبارت ہے۔ اس بات کا کہ پردے سے اسلام کا مقصد مرد کے احساس غیرت کا احترام ہے یا نہیں؟ جواب یہ ہے کہ بے شک اسلام کے پیش نظر احساس غیرت کا وہ فلسفہ ہے جس میں نسل کی پاکیزگی کا تحفظ ہے لیکن اسلام میں صرف یہی ایک بات پردے کا سبب نہیں بنی ہے۔

5۔ایامِ مخصوصہ ترکِ معاشرت (نفسیاتی سبب)

مذاہب دیگر کے مطابق

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کا پردہ ان کی گوشہ نشینی نفسیاتی معاملہ ہے عورت شروع سے اپنے اندر کمتری کا احساس پاتی ہے کیونکہ ماہانہ عادت کو نقص سمجھنے کی بات نوع بشر میں پہلے سے موجود رہی ہے۔ اسی لئے عورتیں اپنے ان مخصوص ایام میں پلید شے کی طرح کسی کونے میں محبوس رہی ہیں اور ان سے پرہیز کیا جاتا رہا ہے۔ یہودی اپنی عورتوں کو ایامِ مخصوصہ میں گھر سے باہر نکال دیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیتے تھے۔

(تجزیہ) اسلام کے مطابق

عورت کے احساس نقص اور اس کی پستی کے موضوع پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ یہ باتیں درست ہوں یا نادرست، عورت اور پردے کے بارے میں اسلامی فلسفہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام نے نہ حیض کو عورت کی پستی کا سبب جانا ہے اور نہ ہی پردہ کو اس پستی کے لئے عنوان قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا لیکن جو آیت اس کے جواب میں نازل ہوئی وہ یہ نہیں تھی کہ حیض پلیدی ہے اور حائض پلید ہے لہٰذا اس سے معاشرت نہ کی جائے بلکہ یہ جواب آیا کہ حیض ایک طرح کی بیماری ہے اور اس بیماری کے دوران اس سے مباشرت نہ کی جائے۔ قرآن نے اس کیفیت کو دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری کہہ کر پلیدی کا تصور باطل کر دیا ہے۔

"اے رسول ﷺ! آپ سے حیض کے بارے میں جو سوال کیا جاتا ہے، اس کے جواب میں کہیئے کہ یہ ایک بیماری ہے پس اس بیماری کے دوران وہ عورتوں سے قربت اختیار نہ کریں۔" (222:2)

نتائج

حجاب کا حکم صرف مذہب اسلام میں ہی نہیں ہے بلکہ تمام ہی مذاہب میں اس کو قدر عزت اور احترام کی نگاہ سے

دیکھا گیا ہے اور خواتین کی عزت وآبرو کے تحفظ کی ضمانت بھی ہے آج کی موجودہ دنیا میں حجاب چونکہ مسلمان عورتیں کرتی ہیں اس لیے اس کو ان کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور یہ سب مغرب کی پیروی میں کیا گیا، مغرب نے تعلیمی نظام دیا اس میں عریاں لباسوں کو ڈریس کوڈ بنایا گیا حالانکہ لباس سے تعلیم کا کوئی تعلق نہیں ہے اس کے باوجود مغرب سے متاثر یا مرعوب لوگوں نے اپنا ڈریس کوڈ انہی کے لباس کو بنایا جو ہماری اسلامی تہذیب سے بالکل میل نہیں کھاتا۔ دنیا میں آج مسلمان کے علاوہ کوئی بھی اپنی تہذیب سے اس طرح چپکا ہوا اور محبت کرنے والا نہیں رہا جیسے مسلمان ہے اسی وجہ سے وہ مغرب اور مغرب سے مرعوب لوگوں کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔ اگر دنیا کے تمام ممالک کے قومی لباس پر غور کریں تو باخوبی وہاں کی خواتین کے حجاب اور پردے کو دیکھا جاسکتا ہے اس طرح تاریخ کے اوراق پلٹنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اور باآسانی ثابت ہوجاتا ہے کہ دنیا کے مختلف اقوام کی خواتین میں حجاب عام تھا۔ اور جو کسی خاص مذہب یا قوم کے لئے مخصوص نہ تھا۔ تمام ادیان آسمانی میں حجاب واجب اور لازم قرار پایا ہے حجاب ایک فطری عمل ہے، اور تمام خواتین میں فطری طور پر موجود ہے، لہٰذا شریعت کے تمام احکام اور دستورات کو انسانی فطرت کے مطابق خلق کیا گیا ہے، پس معلوم ہوا کہ تمام ادیان الٰہی میں عورت کے لئے حجاب اور پردہ واجب قرار پایا ہے۔ تمام ادیان مثال کے طور پر زرتشت (آتش پرست) یہودیت، مسیحت اور اسلام میں خواتین کے لئے حجاب ایک لازمی امر ہے، یہ مقدس مذہبی کتابیں، دینی احکام اور دستور، مختلف آداب اور رسوم، اور ادیان الٰہی کے پیروانوں کی روش، اس بات کے اثبات کے لئے بہترین گواہ ہیں۔

تجاویز

اس تحقیقی عمل کے اختتام پر تجاویز کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے کیونکہ موجودہ تحقیق ایک محدود دائرے میں کی گئی ہے لہٰذا پہلے حصے میں تجویز دی جاتی ہے کہ اس کے دیگر پہلوؤں پر مزید تحقیق کے لئے کچھ اور محققین جستجو کریں اور انکا احاطہ کریں اس لئے محققین کرم کے لئے ان پہلوں اور نکات کا ذکر کرنا چاہوں گی جو راقم کی حدود تحقیق سے باہر تھے۔

اول حصہ: مجوزہ تحقیقی موضوعات برائے محققین

چند موضوعات درج ہیں۔

1۔ باحجاب خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک اور ان پر عائد پابندیوں کا مقابلہ کرنے کا طریقہ۔

2- حجاب کے پھیلاو میں مسلمان فقہاء کے دور جدید کے تقاضوں کے مطابق اجتہاد اور فتوؤں کا اثر۔

3- حجاب کے متعلق مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کے درمیان تقابلی جائزہ۔

دوم حصہ: برائی ہر خاص و عام

جیسا کہ یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ حجاب اسلام کی پیداوار نہیں ہے اس لئے اس بات کو عام کیا جائے۔ تاکہ جو لوگ حجاب کو مذہب اسلام کی سزا و قید قرار دیتے ہوئے حجاب کی مخالفت کرتے ہیں انہیں معلوم ہو سکے۔

اس بات کو لوگوں کو باور کرایا جائے سب سے آسان اور قابل احترام طرز حجاب اسلام نے دیا ہے نا کہ مذاہب دیگر نے۔

*****

References

---

1. Syed Abul-Ala, Maududi, *Purdah* (Lahore, Islamic Publications Pvt. Ltd., 2005),20.

سید ابوالاعلیٰ، مودودی، *پردہ* (لاہور، اسلامک پبلیکیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، 2005ء)،20۔

2. Abd al-Karim B. Azar, Shirazi, *Islam nay Aurat ko kia diya* (Karachi, Dar-ul-Saqlain, 2016), 75.

عبدالکریم بی آزار، شیرازی، *اسلام نے عورت کو کیا دیا* (کراچی، دارالثقلین، 2016ء)،75۔

3. Abu Saad Ehsan ul Haque, *Shahbaz, Islam Aurat aur Europe* (Lahore, Dar al-Andalus, 2017), 18.

ابو سعد احسان الحق، شہباز، *اسلام عورت اور یورپ* (لاہور، دار الاندلس، 2017ء)،18۔

4. Syed Badiuddin Shah, Rashidi, *Islam mein* Aurat *ka Makam* (Sindh, Jamiat Ahl Hadith, 2009), 14.

سید بدیع الدین شاہ، راشدی، *اسلام میں عورت کا مقام* (سندھ، جمعیت اہل حدیث، 2009ء)،14۔

5. Muhammad Hafiz al-Rehman, Sue Harvey, *Qasas al-Qur'an* (Karachi, Darul asha'at Urdu Bazar, 2002), 124.

محمد حفظ الرّحمٰن، سیوہاروی، *قصص القرآن* (کراچی، دارالاشاعت اردو بازار، 2002ء)،124۔

6. Mian Masood Ahmad, Bhatta, *Hayat al-Nisa* (Lahore, Ahan Idarah Darul asha'at wa Tehqeeq, 2015), 32.

میاں مسعود احمد، بھٹہ، *حیات النساء* (لاہور، آہن ادارہ اشاعت و تحقیق، 2015ء)، 32۔

7. Abdul Rehman Ahmad bin Shoaib, Nasa'i, *Sunan Nasa'i* (Karachi, Qadeemi Kutab Khana Aram Bagh, 2004), 124, Hadith: # 72.

عبدالرحمٰن احمد بن شعیب، نسائی، *سنن نسائی* (کراچی، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، 2004ء)،124، حدیث 72۔

8. Nasir Makaram, Shirazi, *Tafsir-e-Namona*, Mutrajam: Mulana Syed Safdar Hussain Najfi (Lahore, Misbah-ul-Qur'an Trust, 1417 AH), 313.

ناصر مکارم، شیرازی، *تفسیرِ نمونہ*، مترجم مولانا سید صفدر حسین نجفی (لاہور، مصباح القرآن ٹرسٹ، 1417ھ)، 313۔

9. Nasa'i, Sunan Nasa'i, , 1214.

نسائی، *سنن نسائی*، 1214۔

10. Hussain Mirza, Noori, *Mustadrak al-Wasil*, Vol. 3 (Qum, Mussa Al-Al-Bayt Lahiyya al-Tarath, 1408 AH), 244.

حسین میرزا، نوری، *مستدرک الوسائل*، ج 3 (قم، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، 1408ھ)، 244۔

11. Syed Sharif, Razi, Mutrajam: Syed Zeeshan Haider, Javadi, *Nahjul Balagha* (Lucknow, Tanzeem ul makiteeb, 1998), Hikmat: 474.

سید شریف، رضی، مترجم، سید ذیشان حیدر، جوادی، *نہج البلاغہ* (لکھنو، تنظیم المکاتب 1998ء) حکمت: 474۔

12. Abu Abdullah Hakim, Neshapuri, *Mustadrak Hakim*, Mutrajam: Abul Fazl Muhammad Shafiq Qadri, Vol. 2 (Lahore, Idara Pigham al-Qur'an, 2013), 549.

ابو عبداللہ حاکم، نیشاپوری، *مستدرک حکیم*، مترجم: ابولفضل محمد شفیق قادری ج2(لاہور، ادارہ پیغام القرآن، 2013ء)، 549۔

13. Murtaza, Mutahari, Mutrajam: Syed Muhammad Musa, Rizvi, *Philsapha-e-Hijab* (Karachi, Jamia Tahlimat Islami Pakistan, 1993), 110.

مرتضیٰ، مطہری، مترجم سید محمد موسیٰ، رضوی، *فلسفہ حجاب* (کراچی، جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان، 1993ء)، 110۔

14. Alauddin Ali, Muttaqi, Mutrajam: Muhammad Asghar Mughal, *Kunz al-Umal*, Vol. 16 (Karachi, Dar al-Sha'at, 2018), 383.

علاء الدین علی، متقی، مترجم محمد اصغر مغل، *کنز العمال*، ج16 (کراچی، دارالاشاعت، 2018ء)، 383۔